نیوی نیوز

ABC سے تصدیق شدہ

اپریل ۲۰۲۴

یکم مئی

عالمی یوم مزدور

عظمت ۔ اعتراف ۔ سلام

ماہنامہ

نیوی نیوز

ABC سے تصدیق شدہ (Regn # 16(1381) /15-ABC)

جلد: ۳۶ شمارہ: ۱۱ اپریل ۲۰۲۴

پیٹرن ان چیف

ریئر ایڈمرل سیّد رضوان خالد ستارۂ امتیاز (ملٹری)، تمغۂ بسالت

چیف ایڈیٹر

کمانڈر ذاکر حسین خان تمغۂ امتیاز (ملٹری)

ایڈیٹر

لیفٹیننٹ کمانڈر رُباب زہرا

رپورٹس

لیفٹیننٹ کمانڈر صہیب سجانی

سب لیفٹیننٹ حسنین زرداری

سب ایڈیٹر

فیاض احمد عباسی

گرافک ڈیزائنر

ماجد نواز

فوٹوگرافرز

دلاور خان، تنویر احمد، بابر شہزاد

یاسر احمد، رفاقت، صابر حسین

شعبۂ تعلقاتِ عامہ۔ پاک بحریہ

فون: 051-20062799

فیکس: 051-20062364

magazinenavynews@gmail.com

قیمت نیوی نیوز: -/290 روپے

مارکیٹنگ اور اشتہارات: 051-20062799

نوٹ: نیوی نیوز میں شائع ہونے والی تحریروں میں بیان خیالات، حوالہ جات اور آراء مضمون نگاروں کے ذاتی ہوتے ہیں اور ضروری نہیں کہ وہ پاکستان نیوی یا نیوی نیوز کے ایڈیٹوریل بورڈ کی پالیسی کے عکاس ہوں۔

نیوی نیوز کا ایڈیٹوریل بورڈ شمارے میں شائع شدہ اشتہارات کے غیر حقیقی ہونے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

فہرست

پی این سرگرمیاں

عیدملن ۴

چیف آف دی نیول اسٹاف اوپن فورم (اسلام آباد) ۸

کوسٹل کمانڈ ششماہی سیفٹی ریویو / پی این سی اے اوپن فورم۔ ہیڈ کوارٹر کمانڈر سینٹرل پنجاب ۹

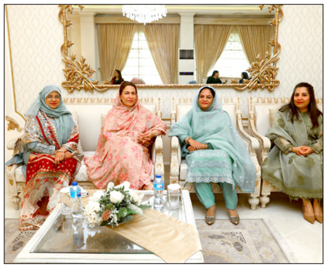

عیدملن ۔ اسلام آباد ۱۰

بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف کا دورۂ اورماڑہ / تقاریب ۔ تکمیلِ دورۂ قرآن ۱۱

میڈیا نمائندگان کے اعزاز میں ظہرانہ و عشائیہ ۱۲

لاجسٹکس کمانڈ ششماہی سیفٹی ریویو
۱۴

نیوی سیل کورس پاسنگ آؤٹ پریڈ
۱۵

کیڈٹ کالج سانگھڑ کے کیڈٹس کا
پاک بحریہ کے جہازوں اور قاسم فورٹ کا دورہ
۱۶

پاکستان نیوی روشن خان جہانگیر خان
اسکواش کمپلیکس کے تربیت یافتہ کھلاڑی
حذیفہ شاہد کی عالمی سطح پر کامیابی
۱۷

آرٹیفیشل انٹیلیجنس سیمینار
۱۸

سیرت النبیؐ کی روشنی میں اولاد کی تربیت پر لیکچر /
سالانہ تقریبِ تقسیمِ انعامات۔ بحریہ کالج گوادر
۱۹

کمنار کمانڈ سپورٹس سرگرمیاں
۲۰

سی ٹی ایف۔88 اور سی ایس ایس ٹی جی کی ٹیموں
کے درمیان گوادر میں کرکٹ میچ کا انعقاد /
پی این فری میڈیکل کیمپ جنگو جلبانی سجاول
۲۱

مضمون

ہاتھوں کی صفائی کا عالمی دن
۲۲
ڈاکٹر سیدہ صدف اکبر

یومِ مزدور
محنت کشوں کی عظمت کا اعتراف
۲۴
محمود شام

The National Radio Telecommunication Corporation

is a high tech industry engaged in manufacturing of telecommunication equipment in Pakistan

Reliability
Quality and
Self-Reliance

About NRTC

Since 1965, NRTC has been a highly stable and reliable partner for customers who require high-tech Communication and Security Solutions. Our success comes from the innovative value proposition we bring to electronic manufacturing·········proof of its uniqueness is in our enviable track record for decades.

Business Areas

Defense Technologies

- Tactical & Wireless Military Communications
- Jammers
- Anti Drone Solution
- Border Security & Surv. Solution
- Security (UAVs/ Quad Copters)
- Security (Mini UAV/ Copters)
- EOD & Robotics
- Electronic Warfare
- Artificial Intelligence

Common Use Technologies

- Safe & Smart Cities
- RFID Licence Plates
- IT & Cyber Security
- Electro Medical
- Renewable Energy Solutions
- IP Exchanges
- Intelligent Transport System
- Forensic Solutions

For Further Details

Head Office: T&T Complex, Haripur, Pakistan - Tel: +92 995 666611, 666311, Fax: +92 995 610933, Tel: +92 332 7926421

Dubai Office:
Unit No.AG-13-H-F147, AG Tower,
Plot No.JLT- PH1-I1A, Jumeirah
Lakes Towers, Dubai,
United Arab Emirates

Islamabad Office
NCI, Near Islamabad
Motorway Toll Plaza, Islamabad
Tel: +92 51 2850135

Lahore Office
72 Industrial State,
Kot Lakhpat Lahore
Tel: +92 42 35215700
Fax: +92 42 35117303

Karachi Office
Army Log Area,
Near Regent Plaza, Karachi
Tel: +92 21 21906327
Fax: +92 21 21906328

Peshawar Office
Bunglow No.23, F/2,
Khushal Road, University Town,
Peshawar
Tel: +92 91 2601014

Quetta Office
Chaman Housing Scheme,
Quetta

email: marketing@nrtc.com.pk; Website: www.nrtc.com.pk National Tax Number (NTN): 0009815-9

ذمّے داری، احساس اور احترام۔۔۔

کچھ یادوں کے نقوش اَن مِٹ ہوتے ہیں کہ جب بھی اُن کا ذکر ہو یا وہ یاداشت کے کسی گوشے میں جگمگائیں تو خوشی کی لہر کے ساتھ کبھی کبھی آنکھیں بھی نم ہوجاتی ہیں۔ایک شام اوائل بچپن کی یاد ابھر آئی جس کا محور ایک سفری سرگذشت کا بار ہا پڑھنا اور اس سے محظوظ ہونا تھا۔ایک سفری، احوال جہاں منزل وادی ناران تھی اور بیان کرنے والے کا انداز بلاشبہ متاثر کن کہ کچھ الفاظ ذہن پہ نقش رہ گئے۔لالہ زار کی خوبصورتی کچھ یوں تھی گویا ہرے پیلے پتوں نے جنگل میں رونق سجا رکھی ہو، سروُ اور دیار کے درختوں کا حسن، سرسبز پہاڑیاں، لکڑی پہ بھُنی ٹراؤٹ مچھلی، دریائے کنہار کی مست موجیں اور ان کا شور اور جھیل سیف الملوک کا سحر غرض کہ دماغ میں ایسا خاکہ تخلیق ہوا جسے سوچتے، لطف اندوز ہوتے وہ لمحہ بھی آخر کار حقیقت کا روپ دھارے کھڑا تھا کہ سیف الملوک نگاہوں کے سامنے تھی مگر آنکھیں ورطہء حیرت میں تھیں۔جھیل کے کنارے موجود بے ڈھنگے اور بدنما ڈھابے، جگہ جگہ بکھرا کوڑا اور کا غذ اس بات کا چیخ چیخ کر احتجاج کر رہے تھے کہ اس خوبصورتی اور توازن کو بگاڑا جا رہا ہے۔

قارئین کرام! گزشتہ کئی برسوں سے سیاحوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔موسم کے تغیر اور رعنائی بہت سوں کو ایسے مقامات کا رخ کرنے پہ مجبور کرتی ہے۔مگر ایک خیال ہماری اوّلین ترجیح ہونی چاہیے کہ ہم امانت دار رہیں۔قدرت کے نظاروں سے محظوظ ہونا، سراہنا، وہاں کی صاف فضا میں سانس لینا سب کا حق ہے۔اس حُسن اور توازن کی اہمیت کا احساس بھی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔اپنے طرزِ عمل سے قدرت کے حسن کو متاثر نہ کرنا بھی ہمارا، آپ کا اولین فریضہ ہے۔

معزز قارئینِ کرام! بات فرض اور احساس کی ہو رہی ہے تو اس تناظر میں یومِ مئی کی اہمیت خاطر خواہ بڑھ جاتی ہے۔معاشرے میں محنت کشوں کی قدر و قیمت اور ان کے اہم کردار سے انکار ممکن نہیں۔بلند و بالا عمارتیں ہوں، کشادہ سڑکیں، یا کہ باغات، ان جفاکشوں کی مشقت کا بنیادی عمل دخل بدرجہ اتم موجود ہے۔احسان مندی کا بہتر انداز یہی ہے کہ اپنا فرض سمجھتے ہوئے اُن جگہوں کا خیال رکھیں، صاف ستھرا رکھیں اور یہی طرزِ عمل درحقیقت ان کی انتھک محنت کا اعتراف ہے۔موجودہ شمارے میں اس اہم دن کی اہمیت کو بطورِ خاص اُجاگر کیا گیا ہے کہ پڑھنے والوں کو مزید آگہی ملے۔غور وفکر کے زاویوں کو کچھ گہرائی سے جانچا تو سوچ کے دریچوں نے ادراک دیا کہ ہمارے گرد ہر شخص ایک جدوجہد میں ہے۔کسی کی جنگ کسی دوسرے سے تقابل میں نہیں ہے کہ ہر ایک اپنے حالات و واقعات کے ساتھ بھرپور انداز میں تگ و دو میں ہے۔کبھی کبھار تشکر کا ایک آنسو، ایک خلوص بھری مسکان، احساس سے بھرا ایک چھوٹا سا عمل بھی وہ معاوضہ بن جاتا ہے جس کا کوئی متبادل نہیں۔کیا معلوم کہ تشکر، احساس اور مسکراہٹ کے چھوٹے چھوٹے معاوضے ہی بے حد قیمتی ثابت ہوں۔

قارئینِ کرام! اس شمارے میں مختلف موضوعات پر مضامین کی اشاعت کو بھی یقینی بنایا گیا ہے۔امید کرتے ہیں کہ یہ شمارہ جب آپ کی نظروں سے گزرے تو آپ اسے مفید اور پہلے سے بہتر پائیں۔

لیفٹیننٹ کمانڈر رُباب زہرا
ایڈیٹر

عید مِلن

اسلام آباد

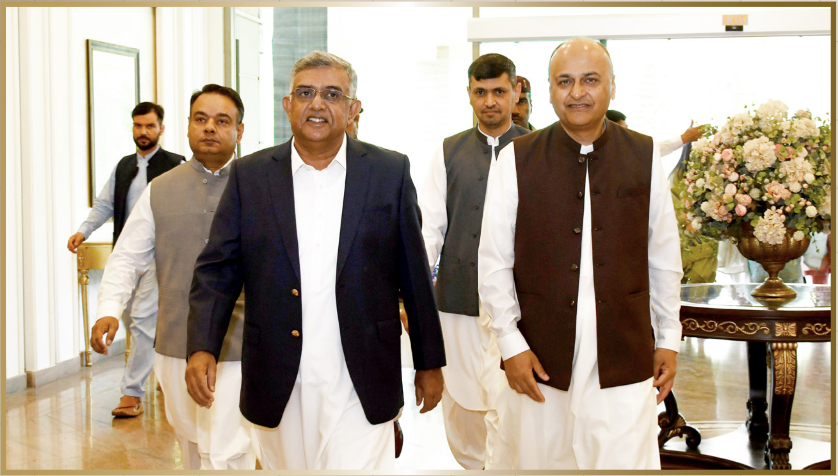

عید ملن

کراچی

عید مِلن

اورماڑہ

عید مِلن

لاہور

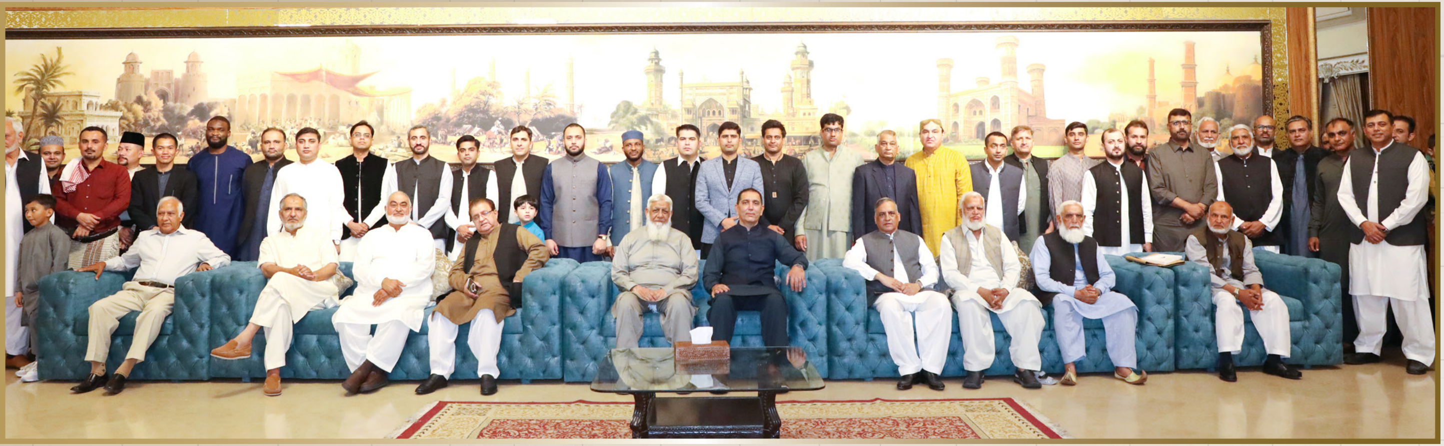

عید مِلن

گوادر

چیف آف دی نیول اسٹاف اوپن فورم

اسلام آباد

اسلام آباد میں چیف آف دی نیول اسٹاف اوپن فورم کا انعقاد کیا گیا۔اوپن فورم میں آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز نے شرکت کی۔

اوپن فورم سے خطاب کے دوران چیف آف دی نیول اسٹاف، ایڈمرل نوید اشرف نے کہا کہ آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز کی فلاح و بہبود ہمیشہ پاک بحریہ کی اولین ترجیح رہی ہے۔ اس سلسلے میں کئی منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں اور سروس سے متعلق اجتماعی مسائل کے حل کے لیے تمام ممکنہ وسائل دستیاب کئے جائیں گے۔انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ وقت میں مستعد اور چوکنا رہ کر فرائض منصبی کی ادائیگی انتہائی لازم ہے۔نیول چیف نے کہا کہ پاک بحریہ ایک باصلاحیت فورس ہے جو کسی بھی قسم کی جارحیت کا جواب دینے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔

اوپن فورم کے سوال و جواب سیشن کے دوران سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔اوپن فورم کے دوران ڈپٹی چیف آف نیول اسٹاف (ویلفیئر اینڈ ہاؤسنگ) ریئر ایڈمرل عامر محمود نے پاک بحریہ کے مختلف فلاحی منصوبوں کے بارے میں شرکاء کو تفصیل سے آگاہ کیا۔

کوسٹل کمانڈ ششماہی سیفٹی ریویو

کوسٹل کمانڈ ششماہی سیفٹی ریویو کا انعقاد پی این ڈاکیارڈ آڈیٹوریم کراچی میں کیا گیا۔ سیفٹی ریویو کے مہمانِ خصوصی کمانڈر کوسٹ، وائس ایڈمرل راجہ ربنواز تھے۔

ششماہی سیفٹی ریویو کا انعقاد سال میں دو مرتبہ کیا جاتا ہے جس کا مقصد سیفٹی سے متعلق آگہی کو فروغ دینا اور سیفٹی کلچر کو پروان چڑھانا ہے۔

سیفٹی ریویو کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کمانڈر کوسٹ نے سیفٹی کے مروجہ اُصولوں اور ہدایات پر سختی سے عملدرآمد کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے شرکاء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ نہ صرف اپنی زندگی کو محفوظ بنائیں بلکہ سیفٹی کلچر کو اپنا کر پاکستان نیوی کے اثاثہ جات کو بھی محفوظ بنائیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں ماضی کے تجربات کی روشنی میں سیفٹی کلچر کو مزید بہتر بنانا چاہیے۔ کمانڈر کوسٹل کمانڈ نے کوسٹل کمانڈ میں سیفٹی کلچر پر عملدرآمد پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سیفٹی ریویو دراصل خود احتسابی کا ایک عمل ہے جو کہ سیفٹی معیار کو مزید بہتر بنانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

پی این سی اے اوپن فورم۔ ہیڈکوارٹر کمانڈر سینٹرل پنجاب

ہیڈکوارٹر کمانڈر سینٹرل پنجاب میں پی این سی اے اوپن فورم کا انعقاد کیا گیا۔ اوپن فورم کے مہمانِ خصوصی پاکستان نیوی سویلین اتھارٹی، کموڈور جنید محفوظ تھے۔

اوپن فورم کے آغاز میں اسٹاف آفیسر (سویلینز) لیفٹیننٹ کمانڈر نوویل بھٹی نے اوپن فورم کے اغراض و مقاصد اور ضوابط بیان کیے۔ بعدازاں، ڈپٹی ایم پی اے ڈی (پی این سی اے) نے گزشتہ اوپن فورم کی سفارشات پر ہونے والی پیش رفت کا جائزہ پیش کیا۔ اوپن فورم کے سوال و جواب سیشن کے دوران شرکاء کی جانب سے کیے جانے والے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

اوپن فورم سے خطاب کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی نے یقین دلایا کہ سروس سے متعلق اجتماعی مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے۔ انہوں نے شرکاء پر زور دیا کہ وہ خلوصِ دل، لگن اور ایمانداری کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیں۔

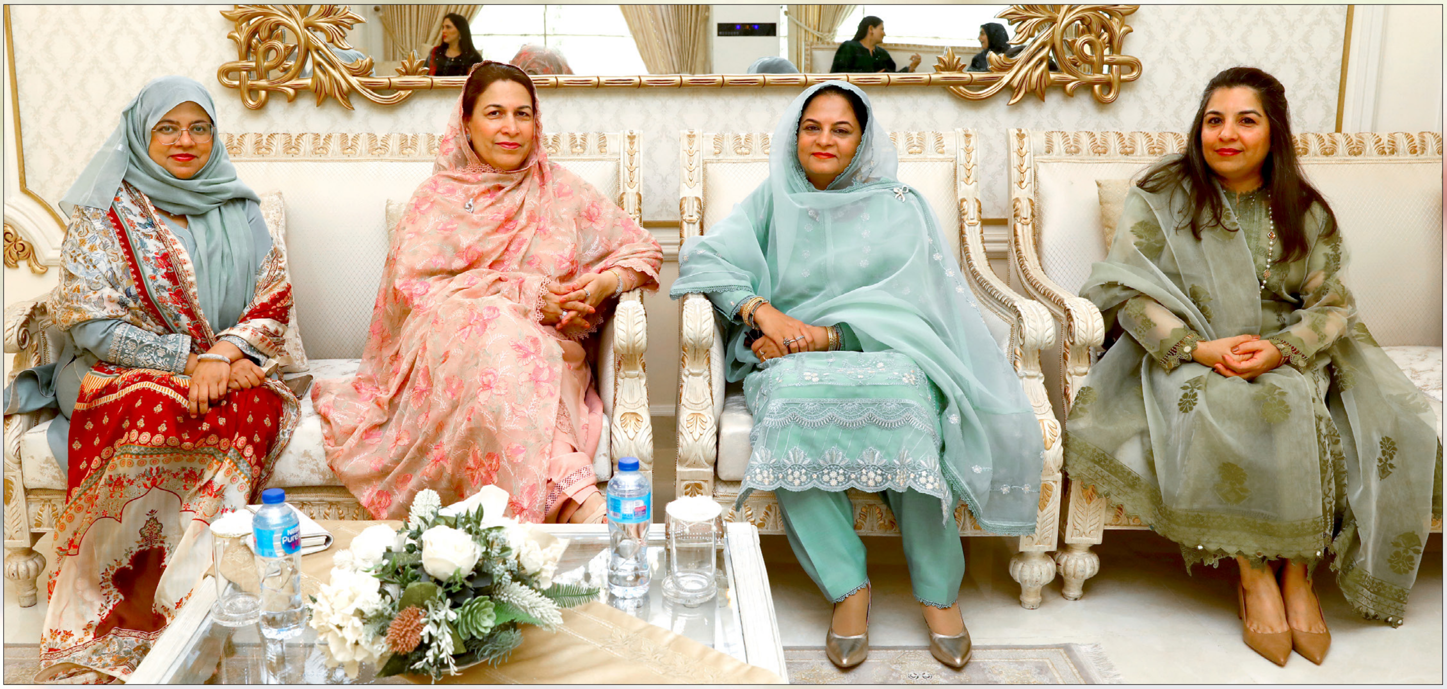

عید ملن (اسلام آباد)

نیول ریذیڈنشیل کمپلیکس اسلام آباد میں عید ملن کا انعقاد کیا گیا۔ عید ملن میں بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف، بیگم فوزیہ نوید نے بطورِ مہمانِ خصوصی شرکت کی۔ تقریب میں پاک بحریہ کے سابق سربراہان کی بیگمات اور ریٹائرڈ و حاضر سروس افسران کی بیگمات نے شرکت کی۔ بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف نے عید ملن میں شریک بیگمات کو عید کی مبارک دی اور اُن کے ساتھ خوشگوار یادوں کا تبادلہ کیا۔

بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف کا دورۂ اورماڑہ

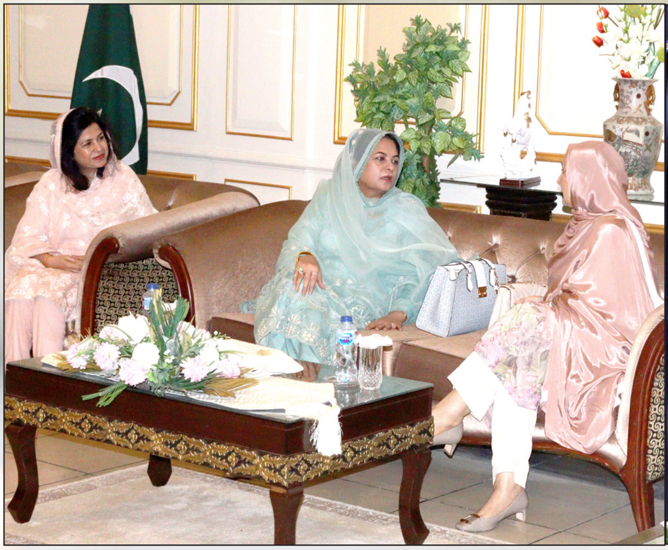

بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف، بیگم فوزیہ نوید نے اورماڑہ کا دورہ کیا۔اس دورے کے دوران انہوں نے شہباز الیس آر ای میں نئی قائم کی جانے والی لائبریری اور لیڈیز کیفے کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف نے کہا کہ کتابیں علم کا خزانہ ہیں اور ہمیں کتابیں پڑھنے کی عادت کو پروان چڑھانا چاہیے۔انہوں نے مزید کہا کہ نوجوان نسل اور بچوں کو کتابوں کے مطالعہ کی طرف راغب کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف نے لائبریری کے قیام کو اہم اقدام قرار دیا اور اس سلسلے میں کی جانے والی کاوشوں کو سراہا۔

بعدازاں، بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف نے سینٹرل میس میں خواتین سے ملاقات کی ۔ انہوں نے افسروں و جوانوں کی بیگمات کے جذبے کو سراہا اور پیشہ ورانہ خدمات کی انجام دہی میں اُن کی سہولت کاری کی تعریف کی۔

تقاریب۔ تکمیلِ دورۂ قرآن

پاک بحریہ پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم وتربیت کی فراہمی پر بھی خصوصی توجہ دیتی ہے۔اس مقصد کے حصول کے لئے پاک بحریہ کی رہائشی کالونیوں میں قرآن سینٹرز قائم کیے گئے ہیں۔ان سینٹرز میں مختلف کورسز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔اس سال رمضان المبارک کے مہینے میں نیول ریزیڈنشل کمپلیکس اسلام آباد میں واقع قرآن سینٹر برائے خواتین جمالی مسجد اور قرآن سینٹر برائے خواتین امیر حمزہ مسجد میں دورۂ قرآن کا انعقاد کیا گیا۔ان کورسز میں خواتین اور بچیوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ کورس کے دوران نامور خواتین اسکالرز اور علومہ نے درسِ قرآن دیا اور الہامی کتاب کی تعلیمات کو تفسیر کے ساتھ شرکاءِ کورس تک پہنچایا۔کورسز کے اختتام پر پُر وقار تقاریب کا انعقاد کیا گیا جن کی مہمانِ خصوصی بیگم چیف آف دی نیول اسٹاف، بیگم فوزیہ نوید تھیں۔ تقاریب سے خطاب کرتے ہوئے بیگم فوزیہ نوید نے منتظمین، طالبات اور اسکالرز و علومہ کی کاوشوں کو سراہا۔انہوں نے کہا کہ دنیاوی اور اُخروی زندگی میں کامیابی صرف اور صرف قرآن پاک کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے میں ہے۔اسلام ایک فطری مذہب ہے جس کے اُصول وضوابط پر عملدرآمد سے ہی ایک فلاحی اور خوشحال معاشرے کی تشکیل ممکن ہے۔

میڈیا نمائندگان کے اعزاز میں ظہرانہ و عشائیہ

نیول ریذیڈنشیل کمپلیکس اسلام آباد میں میڈیا نمائندگان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا گیا۔ ظہرانہ میں قومی میڈیا کے نامور نمائندگان نے شرکت کی۔

میڈیا نمائندگان سے گفتگو کرتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل پبلک ریلیشنز (نیوی)، ریئر ایڈمرل سیّد رضوان خالد نے میری ٹائم امن کے قیام میں پاکستان نیوی کے کردار پر روشنی ڈالی۔ تقریب میں ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز (نارتھ) کیپٹن کامران اکرم، مختلف ونگز کے ڈائریکٹرز، ڈپٹی ڈائریکٹرز اور اسٹاف آفیسرز بھی موجود تھے۔

پبلک ریلیشنز آفس کراچی کی جانب سے بھی میڈیا نمائندگان کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا جس کی میزبانی ڈائریکٹر پبلک ریلیشنز (ساؤتھ) کمانڈر سلیم احمد چوہان نے کی۔ عشائیہ میں مختلف الیکٹرانک چینلز کے میڈیا ایگزیکٹیوز بشمول نیوز ایڈیٹرز، ڈائریکٹرز نیوز، اینکرز اور ڈیجیٹل میڈیا کے ایگزیکٹیوز نے شرکت کی۔ عشائیہ کے دوران میڈیا، میری ٹائم اُمور اور میری ٹائم شعور و آگہی کے فروغ کے سلسلے میں لیے گئے اقدامات کے بارے میں تفصیل کے ساتھ تبادلہ خیال کیا گیا۔

لاجسٹکس کمانڈ ششماہی سیفٹی ریویو

لاجسٹکس کمانڈ ششماہی سیفٹی ریویو کا انعقاد پاکستان نیوی ڈاکیارڈ آڈیٹوریم میں کیا گیا۔کمانڈر لاجسٹکس رئیر ایڈمرل محمد سہیل ارشد تقریب کے مہمانِ خصوصی تھے۔

سیفٹی ریویو کے آغاز میں ڈپٹی مینیجنگ ڈائریکٹر (ڈبلیو اینڈ ایس) کموڈور محمد مقبول نے سیفٹی کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔پینل کے اراکین نے سال 2023 کی دوسری ششماہی کے دوران پیش آنے والے واقعات اور پچھلے پانچ سالوں کے دوران رونما ہونے والے واقعات کا تجزیہ پیش کیا۔بعدازاں، لاجسٹکس کمانڈ ششماہی سیفٹی ریویو 01/2023 کی سفارشات کی پیش رفت پر رپورٹ پیش کی گئی۔ذہنی وجسمانی صحت اور انٹرنیٹ کے مثبت استعمال سے متعلق آگاہی کو اُجاگر کرنے کے لئے لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔لیکچر کے بعد پینل کے تجزیئے پر مبنی لاجسٹکس کمانڈ سیفٹی ریویو 02/2023 کے لئے سفارشات پیش کی گئیں۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کمانڈر لاجسٹکس رئیر ایڈمرل محمد سہیل ارشد نے کہا کہ حادثات کی وجہ زیادہ تر انسانی غلطی ہوتی ہے، سیفٹی کے اُصول وضوابط پر عمل کر کے اس پر قابو پایا جا سکتا ہے اور حفاظتی نظام کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔مہمانِ خصوصی نے اس بات پر زور دیا کہ تفویض کردہ فرائض کی انجام دہی کے دوران حفاظتی کلچر کی پابندی ہمارا پیشہ وارنہ فرض ہے۔مہمانِ خصوصی نے مزید کہا کہ شرکاء نے حفاظتی جائزے سے جو کچھ سیکھا ہے عملی زندگی میں اس پر عملدرآمد لازم ہے۔

حفاظتی ٹیکوں کے عالمی دن کے موقع پر اسلام آباد میں منعقدہ آگہی لیکچر

نیوی سیل کورس پاسنگ آؤٹ پریڈ

نیوی سیل کورس 23/B کی پاسنگ آؤٹ پریڈ نتھیا گلی کراچی میں منعقد ہوئی جس کے مہمانِ خصوصی کمانڈر کوسٹ وائس ایڈمرل راجہ ربنواز تھے۔

نیول سیل جنہیں عرف عام میں نیوی کمانڈوز بھی کہا جاتا ہے کی تربیت 32 ہفتوں پر مشتمل تھی۔ اس سخت اور کٹھن تربیت کے دوران نیوی سیل کو سمندر، خشکی اور فضائی تربیت فراہم کی گئی اور انہیں مختلف پیشہ ورانہ اُمور کی تعلیم دی گئی۔

پاسنگ آؤٹ پریڈ کے دوران کمانڈر ایس ایس جی (این) نے نیوی سیل کو فراہم کی جانے والی تربیت کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

کمانڈنٹ این ایس او ٹی سی، کمانڈر ایم نعمان اسلم نے پاس آؤٹ ہونے والے نیوی سیل سے حلف لیا۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی نے پاس آؤٹ ہونے والے نیوی سیل کو مبارک باد دی۔انھوں نے میری ٹائم امن، علاقائی امنِ عامہ اور دہشت گردی کی روک تھام کے ضمن میں سپیشل سروس گروپ (نیوی) کے کردار کو سراہا۔انہوں نے کہا کہ اعلیٰ پیشہ ورانہ معیار، جذبے اور لگن سے موجودہ چیلنجز کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

قبل ازیں، مہمانِ خصوصی نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والوں میں انعامات تقسیم کیے۔ارشاد حسین PMT-II کو آئرن مین کا اعزاز دیا گیا۔ ’’شیلڈ فار 50 میل ٹاپر آف دی کورس‘‘ عبدالرشید STD-III نے حاصل کی۔بہترین پیرا ٹروپر کا اعزاز لیفٹیننٹ ایم سعد خان نے حاصل کیا۔

مہمانِ خصوصی نے دیگر مہمانانِ گرامی کے ہمراہ اسپیشل سروس گروپ (نیوی) کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی عملی مشق دیکھی جس کے دوران مختلف مہارتوں اور حربی چالوں کا شاندار مظاہرہ کیا گیا۔

کیڈٹ کالج سانگھڑ کے کیڈٹس کا پاک بحریہ کے جہازوں اور قاسم فورٹ کا دورہ

کیڈٹ کالج سانگھڑ کے میٹرک کلاس کے کیڈٹس اور اسٹاف ممبران نے پاک بحریہ کے جہاز پی این ایس شاہجہان اور پی این ایس یرموک کا دورہ کیا۔ جہازوں کے عملے نے اسٹاف ممبران اور کیڈٹس کا پرتپاک استقبال کیا اور جہازوں میں نصب جنگی آلات اور جدید نظام کے بارے میں بریفنگ دی۔ بعدازاں، وفد نے لائٹ ہاؤس، قاسم فورٹ، بریک واٹر اور ہاربر کا دورہ بھی کیا۔ اس دورے کا بنیادی مقصد پاک بحریہ کی ذمہ داریوں اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے کیڈٹس کو روشناس کرانا اور پاک بحریہ میں شامل ہونے کی ترغیب دینا تھا۔ یہ دورہ کیڈٹس کے لیے بہت معلوماتی اور حوصلہ افزا رہا۔

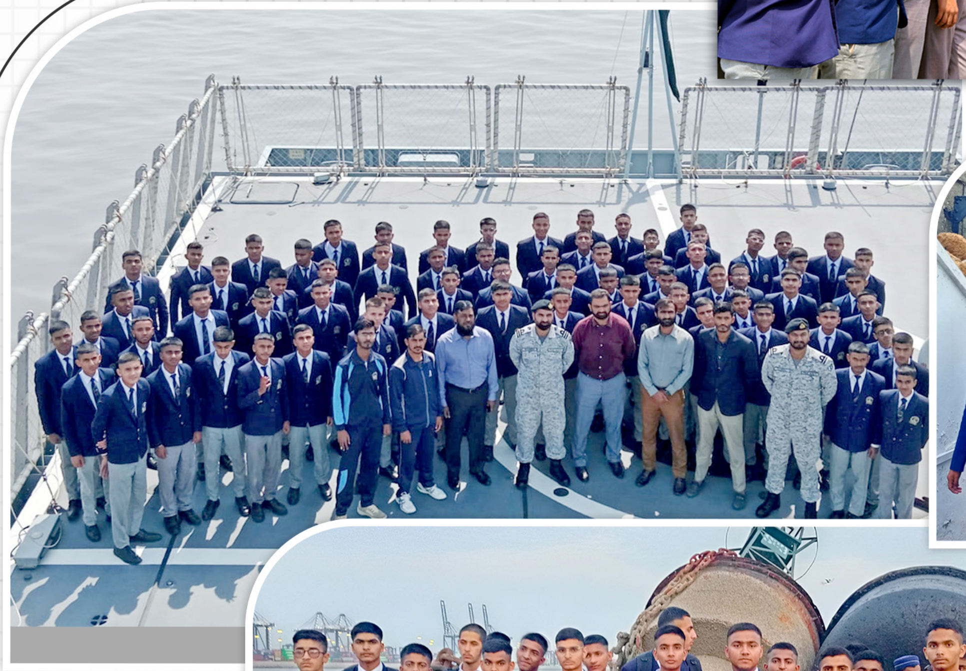

پاکستان نیوی
روشن خان جہانگیر خان اسکواش کمپلیکس کے تربیت یافتہ کھلاڑی حذیفہ شاہد کی عالمی سطح پر کامیابی

پاکستان نیوی عالمی اور قومی سطح پر اسکواش کے کھیل کے فروغ میں کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں ملک کے ابھرتے ہوئے کھلاڑیوں کو جدید ترین سہولیات سے آراستہ تربیتی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں تاکہ اُن کی صلاحیتوں کو مزید نکھارا جا سکے۔

پاکستان نیوی روشن خان جہانگیر خان اسکواش کمپلیکس کراچی میں 9 نوجوان کھلاڑی زیرِ تربیت ہیں جن کی عمر 9 سال سے 17 سال ہے۔ ان کھلاڑیوں میں حذیفہ شاہد بھی شامل ہے۔

حذیفہ شاہد نے آسٹریلیا میں منعقد آسٹریلین جونیئر اسکواش چیمپئن شپ میں حصہ لیا اور اَنڈر-13 بوائز کیٹیگری میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس شاندار کامیابی پر حذیفہ شاہد نے پاکستان نیوی کی جانب سے فراہم کی جانے والی تربیت پر پاکستان نیوی کا شکریہ ادا کیا۔ سمیرا نے اَنڈر-17 کیٹگری میں آٹھویں جبکہ سیّدہ سارہ علی نے اَنڈر-15 کیٹگری میں سترہویں پوزیشن حاصل کی۔

آرٹیفیشل انٹیلیجنس سیمینار

آرٹیفیشل انٹیلیجنس (مصنوعی ذہانت) نے تمام شعبہ ہائے زندگی کے تکنیکی پہلوؤں کو یکسر بدل دیا ہے۔ عصر حاضر میں روایتی طریقوں کی جگہ جدید ٹیکنالوجی نے لے لی ہے۔ آرٹیفیشل انٹیلیجنس اُبھرتی ہوئی ٹیکنالوجی ہے جس سے روشناس ہونا ازحد لازم ہے۔ اس ٹیکنالوجی میں جدت سے آگہی کے لیے پی این ایس بہادر کے زیرِاہتمام سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔

یہ سیمینار دو سیشنز پر مشتمل تھا۔ پہلے سیشن کے مہمانِ خصوصی ڈائریکٹر جنرل نیول ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ انسٹیٹیوٹ جبکہ دوسرے سیشن کے مہمانِ خصوصی کمانڈر کراچی تھے۔ سیمینار کے دوران تین مقالہ جات پڑھے گئے۔

اختتامی سیشن کے مہمانِ خصوصی کمانڈر کراچی ریئر ایڈمرل محمد سلیم نے جدید جنگ میں مصنوعی ذہانت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور پاک بحریہ کے آفیسروں و جوانوں پر زور دیا کہ دورِ حاضر کے رجحانات سے ہم آہنگی حاصل کریں۔

سیرت النبیؐ کی روشنی میں اولاد کی تربیت پر لیکچر ۔ ہیڈ کوارٹر سینٹرل پنجاب

ہیڈ کوارٹر سینٹرل پنجاب میں سیرت النبیؐ کی روشنی میں اولاد کی تربیت کے موضوع پر لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ لیکچر میں شیخ جہانگیر محمود کو بطور مہمان مقرر مدعو کیا گیا تھا۔ لیکچر کے مہمانِ خصوصی کمانڈر سینٹرل پنجاب ریئر ایڈمرل اظہر محمود تھے۔

لیکچر کے دوران مہمان مقرر نے سیرت النبیؐ کی روشنی میں بچوں کی تربیت اور والدین کی ذمہ داریوں پر تفصیلی گفتگو کی اور اس بات پر زور دیا کہ والدین کا عمل ہی اولاد کی تربیت میں سب سے اہم کردار ادا کرتا ہے ۔ ہم جو صفات بچوں میں پیدا کرنا چاہیں تو اِن پر خود عمل کریں اس لیے کہ بچے وہ نہیں کرتے جو ہم کہتے ہیں بلکہ وہ کرتے ہیں جو ہم کرتے ہیں۔

لیکچر کے اختتام پر سوال و جواب سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ شرکاء نے مختلف سوال کیے جن کے تفصیلی جواب دیئے گئے۔

سالانہ تقریبِ تقسیمِ انعامات ۔ بحریہ ماڈل کالج گوادر

بحریہ ماڈل کالج گوادر میں سالانہ تقریبِ تقسیمِ انعامات کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں طلباء و طالبات، اساتذہ اور والدین نے شرکت کی۔

تقریب کے آغاز میں گزشتہ سال کے دوران حاصل کی جانے والی کامیابیوں پر روشنی ڈالی گئی۔ تقریب کے دوران طلباء و طالبات نے ٹیبلوز، ملی نغمے اور تقاریر کے ذریعے اپنی اپنی صلاحیتوں کا اظہار کیا۔ کالج کے پرنسپل نے امتحانات میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے طلباء و طالبات میں شیلڈز تقسیم کیں۔

کمنار کمانڈ سپورٹس سرگرمیاں

کمنار کمانڈ کے زیرِ اہتمام کرکٹ چیمپئن شپ، فٹبال چیمپئن شپ اور شوٹنگ کے مقابلے منعقد کیے گئے ۔ اِن مقابلوں میں کمانڈ کی یونٹس اور نیول ہیڈ کوارٹرز کے کھلاڑیوں پر مشتمل مختلف ٹیموں نے حصہ لیا۔

کھلاڑیوں نے مدِ مقابل کو زیر کرنے کے لیے آخری لمحات تک مقابلہ کیا۔ مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیموں میں انعامات تقسیم کیے گئے ۔

کمانڈر نارتھ کموڈور خان محمود آصف نے کھلاڑیوں کی جانب سے پیش کیے جانے والے کھیل کو سراہا اور مزید محنت اور لگن سے کھیلنے کی ہدایت کی ۔

سی ٹی ایف-88 اور سی ایس ایس ٹی جی کی ٹیموں کے درمیان گوادر میں کرکٹ میچ کا انعقاد

سی ٹی ایف-88 اور سی ایس ایس ٹی جی کی ٹیموں کے مابین کرکٹ میچ کا انعقاد پی این ایس اکرم کرکٹ گراؤنڈ گوادر میں کیا گیا۔ میچ کی اختتامی تقریب کے مہمانِ خصوصی سی ایس ایس ٹی جی، کموڈور تصور اقبال تھے۔ اس موقع پر کمانڈر ویسٹ کے چیف اسٹاف آفیسر کموڈور ناصر اقبال بھی موجود تھے۔

میچ کے آغاز میں سی ایس ایس ٹی جی کی ٹیم نے ٹاس جیتتے ہوئے پہلے باؤلنگ کا فیصلہ کیا۔ سی ٹی ایف-88 کی ٹیم نے مخالف ٹیم کو دس اوورز میں 172 رنز کا بڑا ہدف دیا۔ سی ایس ایس ٹی جی کی ٹیم ہدف کے تعاقب میں صرف 72 رنز پر ڈھیر ہوگئی۔ مقابلے کی فاتح سی ٹی ایف-88 کی ٹیم قرار پائی۔ مقابلے کے اختتام پر مہمان خصوصی کی جانب سے فاتحین کے مابین ٹرافی اور دیگر اعزازات تقسیم کئے گئے۔

پی این فری میڈیکل کیمپ جنگو جلبانی سجاول

پاک بحریہ نے ضلع سجاول کے علاقے جنگو جلبانی میں فری میڈیکل کیمپ قائم کیا۔ اس میڈیکل کیمپ سے سینکڑوں کی تعداد میں مریض مستفید ہوئے۔

پاک بحریہ کے ڈاکٹرز نے کیمپ میں آنے والے مریضوں کا معائنہ کیا اور انہیں مفت ادویات بھی فراہم کیں۔ میڈیکل کیمپ کے دوران مقامی آبادی کو حفظانِ صحت، صفائی اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے طریقوں کے بارے میں شعور وآگہی فراہم کی گئی۔

پاکستان نیوی ساحلی آبادی کی ترقی کے لیے کوشاں ہے اور ساحلی پٹی پر آباد خاندانوں کا معیارِ زندگی بلند کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً صحت، تعلیم اور دیگر فلاحی منصوبوں کو مکمل کیا جاتا ہے۔

ہاتھوں کی صفائی کا عالمی دن

ڈاکٹر سیدہ صدف اکبر

5 مئی کو عالمی طور پر ہاتھوں کی صفائی کا دن منایا جاتا ہے، جس کا مقصد عالمی طور پر عوام الناس میں ہاتھوں کے ذریعے جنم لینے والی بیماریوں کے حوالے سے آگاہی فراہم کرنا ہے۔ 2024ء یعنی اس سال اس دن کو جدید اور مؤثر تربیت اور تعلیم کے ذریعے صحت اور نگہداشت کے کارکنوں کے علم اور صلاحیت کی تعمیر کو فروغ دینا، انفیکشن کی روک تھام اور کنٹرول بشمول ہاتھ کی حفظانِ صحت کے عنوان سے موسوم کیا گیا ہے، یعنی کہ ہم اپنے ہاتھوں کو درست اور بروقت طریقے سے صاف کر کے مختلف انفیکشنز کی روک تھام کر سکتے ہیں۔

ہاتھوں کی صفائی، صحت وصفائی سے متعلق ایک بہت اہم مسئلہ ہے کیونکہ جب ہم ہاتھوں کے حفظانِ صحت پر مناسب طریقے سے عمل کرتے ہیں تو یہ مختلف بیماریوں کے پھیلاؤ سے روک تھام کا بہترین طریقہ ہے، ہاتھوں کی باقاعدہ صفائی نہ ہونے سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے ہر سال بہت زیادہ تعداد میں بچے 5 سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔

پورے دن میں ہم کئی مختلف اقسام کے ذرائع مثلاً مختلف لوگوں اور آلودہ سطحوں کے ساتھ براہ راست رابطے سے اپنے ہاتھوں پر جراثیم جمع کرتے رہتے ہیں۔ اگر ہم ہاتھوں کے حفظانِ صحت پر درست طریقے سے عمل نہ کریں تو ہم اپنی آنکھوں، ناک یا منہ کو چھونے سے اپنے آپ کو ان جراثیم سے متاثر کر سکتے ہیں۔ یہ جراثیم دوسرے افراد سے رابطہ کرنے یا دیگر سطحات کو چھونے کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے ہیں اور ہاتھوں سے پھیلنے والی مختلف بیماریوں مثلاً نمونیا، دست، نزلہ، انتڑیوں کی بیماریاں، مختلف پیراسائیٹ سے پیدا ہونے والی بیماریاں اور ساتھ ساتھ جلد اور آنکھوں کی بیماریاں شامل ہیں میں با آسانی مبتلا ہو سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی ہم اپنے ہاتھوں کے ذریعے اپنے جسم میں بہت سارے مختلف جراثیم داخل کرتے ہیں جو ہماری صحت کیلئے بے حد خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں اور پھر ان کے علاج کیلئے ہمیں مختلف اینٹی بائیوٹک استعمال کروائی جاتی ہیں جن کا واحد حل صرف اور صرف مکمل اور بھرپور طریقے سے ہاتھوں کی صفائی میں پوشیدہ ہے۔

ہاتھوں کی صفائی سے پیدا ہونے والی بیماریاں زیادہ تر گندے اور سہولیات سے محروم علاقوں میں رہائش پذیر افراد اور خصوصاً بچوں کو لاحق ہوتی ہیں جو حفظانِ صحت کے اُصولوں سے دور ہوتے ہیں اور

ان میں سے زیادہ تر اکثر اوقات فضلہ خارج کرنے کے بعد ہاتھ کو نہ دھونے کے باعث مختلف بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔

ہم اپنے روزمرہ کے تمام کام اپنے ہاتھوں کے ذریعے ہی سرانجام دیتے ہیں اور ہمارے ہاتھ ہر طرح کی سطح سے مَس ہوتے ہیں جس کی وجہ سے جراثیم ہمارے ہاتھوں پر مسلسل موجود رہتے ہیں اور جب ہم اپنی گندے ہاتھوں کو بغیر صاف کئے کسی بھی چیز کو کھاتے ہیں تو جراثیم ہمارے جسم میں داخل ہوکر ہمیں طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا کرتے ہیں۔لہٰذا ہمیں ہر حال میں اپنے ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے اور کچھ حالات اور صورتوں میں ہمیشہ اپنے ہاتھوں کو صاف کرنا چاہئے جیسا کہ کھانا کھانے سے پہلے، آنکھوں، ناک اور منہ کو چھونے سے پہلے اور چھونے کے بعد تاکہ جراثیم ہمارے جسم کے دوسرے حصوں پر منتقل نہ ہو، اس کے علاوہ بیت الخلا استعمال کرنے کے بعد ناک صاف کرنے اور چھینکنے یا کھانسنے کے بعد، چہرے یا کسی زخم کو ہاتھ لگانے سے پہلے اور بعد میں دھونا چاہئے۔جب بھی گوشت، مچھلی یا پولٹری کو دھوئیں اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو مکمل اور درست طریقے سے دھونا چاہئے کیونکہ گوشت، مچھلی یا پولٹری یا مختلف کچی سبزیوں پر بیکٹیریا اور مختلف پیروسائیٹ موجود ہوسکتے ہیں جو بہت تیزی کے ساتھ گوشت وغیرہ سے ہمارے ہاتھوں پر منتقل ہوجاتے ہیں اور پھر ہاتھوں کے ذریعے ہمارے جسم میں داخل ہوکر مختلف انفیکشن پیدا کرتے ہیں۔

مختلف آلودہ یا گندے مواد کو چھونے یا تلف کرنے کے بعد یعنی بچوں کے ڈائپرز بدلنے یا بچوں یا بیمار افراد کی گندی اشیاء کو ٹھکانے لگانے کے بعد ہاتھ صاف کرنے چاہئے اس کے علاوہ مختلف جانوروں، پولٹری اور پالتوں جانوروں کو چھونے کے بعد یا ان کے فضلے کو ٹھکانے لگانے کے بعد کوڑا کرکٹ اور مٹی یا ڈسٹ سے اٹی چیزوں کو ہاتھ لگانے کے بعد درست طریقے سے ہاتھوں کی صفائی ضروری ہے۔

ایک ریسرچ کے مطابق مختلف عوامی تنصیبات اور آلات جیسا کہ متحرک زینہ، لفٹ، دروازے کے لاک، سوئچ بورڈز، ٹیلیفون وغیرہ جو کہ مشترکہ طور پر استعمال ہوتے ہیں ان پر بیکٹیریا کافی مقدار میں موجود ہوتے ہیں، ایک ریسرچ کے مطابق ایک اسمارٹ فون پر تقریباً 30,000 کے قریب بیکٹیریا موجود ہوتے ہیں اور ایک کی بورڈ پر تقریباً ایک ٹوائلٹ سیٹ کی نسبتاً زیادہ بیکٹیریا موجود ہوتے ہیں اور ایک بنک کے جاری کردہ نوٹ پر تقریباً 26,000 بیکٹیریا موجود ہوتے ہیں جو ہمارے چھونے کے بعد باآسانی ہمارے ہاتھوں پر منتقل ہوجاتے ہیں جس سے بچنے کا واحد حل ہاتھوں کی باقاعدہ صفائی ہے۔

اگر ہم مختلف ہاسپٹل یا نجی سیٹ اپ کی بات کریں تو وہاں ہمیں ہاتھوں کی صفائی کا اور بھی خاص خیال رکھنا چاہئے کیونکہ وہاں پہلے سے بیمار مریض موجود ہے جو ہماری ذراسی بے توجہی اور بے دھیانی سے اور زیادہ بیماریوں کا شکار ہوسکتا ہے، لہٰذا اگر ہم کسی بھی نجی سیٹ اپ سے منسلک ہیں یا کسی جگہ مریض کی عیادت کرنے جارہے ہیں تو ہمیں کچھ باتوں کا خیال رکھنا چاہئے جس سے ہم خود بھی مختلف بیماریوں سے محفوظ رہتے ہوئے مریض کو بھی مزید بیماریوں میں مبتلا ہونے سے بچا سکتے ہیں۔

سب سے پہلے مریض کے ساتھ رابطے یا مریض کو چھونے سے پہلے ہاتھوں کو اچھی طرح صاف کرلینا چاہئے تاکہ مریض ہمارے ہاتھوں کے مختلف مہلک جراثیموں سے محفوظ رہ سکے۔کسی بھی جراثیم کش عمل سے پہلے اپنے ہاتھوں کی صفائی ضروری ہے تاکہ مریض کو نقصان دہ جراثیم بشمول اس کے اپنے جراثیموں سے محفوظ رکھا جاسکے اور یہ کہ جراثیم اس کے اپنے جسم میں داخل ہوکر اس کو مزید بیمار نہ کرسکیں۔

اس کے علاوہ مریض کے جسم سے خارج شدہ مواد کو چھونے سے پہلے اور چھونے کے بعد ہاتھوں کی صفائی ضروری ہے اور اس دوران کوشش کریں کہ دستانوں کا استعمال کریں اور دستانے اتارنے کے بعد بھی ہاتھوں کو صاف کرلینا چاہئے تاکہ خود کو اور صحت مند ماحول کو مریض کے نقصان دہ جراثیم سے بچایا جاسکے۔

مریض کو چھونے کے بعد اس کے گردوپیش سے جانے اور مریض کے پاس سے ہٹنے کے بعد بھی ہاتھوں کی صفائی ضروری ہے تاکہ خود کو اور اپنے اردگرد کے ماحول کو مریض کے نقصان دہ جراثیم سے بچاسکیں اور اس کے جراثیم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ ہوں۔

اس کے علاوہ مریض کے گردوپیش ماحول سے رابطے کے بعد یعنی مریض یا مریض کے اردگرد موجود مختلف اشیاء یا فرنیچر وغیرہ کو چھونے کے بعد حتیٰ کہ مریض کو چھوا بھی نہ ہو تب بھی ہاتھوں کی صفائی ضروری ہے کیونکہ خود کو اور ہمارے اردگرد کے ماحول کو مریض کے نقصان دہ جراثیم سے بچانے کیلئے یہ ضروری ہے۔

ہاتھوں کی صفائی کیلئے صرف پانی سے ہاتھ دھونا کافی نہیں ہوتا ہے بلکہ صابن کا استعمال بھی ہاتھوں کی مکمل صفائی کیلئے بے حد ضروری ہے جس سے جراثیم کا کافی حد تک خاتمہ ممکن ہوتا ہے، سب سے پہلے ہاتھوں کو پانی سے گیلا کریں اور ہاتھ کی تمام سطحوں کو کافی صابن لگائیں، ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو مسلیں، دائیں ہتھیلی کو دوسرے ہاتھ کی پشت پر رکھ کر انگلیوں اور دوسرے حصوں کو آگے پیچھے ملنا چاہئے۔ ہتھیلیوں کی طرف سے انگلیوں کو ملیں اور انگلیوں کی پشت کو آپس میں مخالف ہتھیلیوں پر ملیں۔ دونوں انگوٹھے ہتھیلیوں میں لے کر گھوماتے ہوئے ملیں، دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ہتھیلیوں میں پیچھے اور آگے کی طرف اور اردگرد گھوماتے ہوئے ملیں۔اب ہاتھ پانی کے ساتھ دھولیں اور کسی تولیے سے صاف کرنے کے بجائے پیپر ٹاول یا ہاٹ ایئر بلوور کی مدد سے اچھی طرح خشک کرلیں۔جب صابن اور پانی موجود نہ ہوں تو ہینڈ سینی ٹائزرز بہت مفید ہوتے ہیں اگر ہمارے ہاتھ واضح طور پر گندے نہیں ہیں تو اس صورت میں الکوحل سے تیار شدہ (کم سے کم 70% تا 90% الکوحل پر مشتمل) ہینڈ سینی ٹائزر، جیل جراثیموں کی تعداد کو کم کردیتے ہیں اگر ہاتھ واضح طور پر گندے ہیں تو پھر صابن اور پانی سے دھونا چاہئے۔

اس کے علاوہ بڑھے ہوئے ناخنوں میں میل، مٹی اور جراثیم باآسانی پھنس جاتے ہیں اور کھانے کے دوران یہ ہماری خوراک کا حصہ بن سکتے ہیں، بڑھے ہوئے ناخنوں کی صفائی قدرے مشکل ہوتی ہے لہٰذا ناخن باقاعدگی سے تراشنے چاہئے اور ہاتھوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ ناخنوں کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھنا چاہئے۔

ایک تحقیق کے مطابق باقاعدگی سے ہاتھوں کی صفائی سے دست کی بیماریوں سے 32% اور سانس کی بیماریوں میں 30% کمی کی جاسکتی ہے۔تو ہمیں کوشش کرنا چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھیں، کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کو معمول بنائیں خاص طور پر بچوں کو اسکی ترغیب دیں اور ان کو سکھانا چاہئے کہ کس طرح سے مناسب طریقے سے بیت الخلا سے واپسی پر اور مختلف چیزیں استعمال کرنے کے بعد اور کھانا کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ صاف کرنے چاہیے۔ اس کے علاوہ چھینکنے یا کھانستے وقت ٹشو پیپرز کا استعمال کریں اور اپنے بازو کو چہرے پر رکھنا چاہئے، اپنے ہاتھوں پر چھینکنا یا کھانسنا نہیں چاہیے اور استعمال کے بعد ٹشو پیپر کو مناسب طریقے سے کوڑے دان میں ڈالنا چاہئے، اپنے گھروں اور دفاتر میں مختلف سطحوں وغیرہ کو صاف اور جراثیم سے پاک رکھنا چاہئے، دروازے کی نابز، سوئچ بورڈز، ٹیلیفون، کی بورڈ کی صفائی کا خاص خیال رکھتے ہوئے استعمال کے بعد اپنے ہاتھوں کو مکمل صاف کرنا چاہئے۔

گھروں میں تولیوں کا اشتراک نہیں کرنا چاہئے اور اگر ممکن ہو تو تولیوں کا استعمال ترک کرتے ہوئے کاغذی تولیوں کو ترجیح دینا چاہئے۔

ہاتھوں کی باقاعدہ اور بھرپور صفائی کے ذریعے نہ صرف ہم مختلف بیماریوں سے بچ سکتے ہیں بلکہ اپنے دین کے احکام پر بھی خوش اسلوبی سے عمل پیرا ہوسکتے ہیں جو ہمیں سکھاتا ہے کہ ”صفائی نصف ایمان ہے“ اور ہماری آدھی سے بھی زیادہ بیماریوں کا حل صرف اور صرف صفائی میں پوشیدہ ہے۔

یومِ مزدور

محنت کشوں کی عظمت کا اعتراف

محمود شام

صبح سے گھر میں افراتفری ہے۔

ماسی نہیں آئی ہے۔فرش گرد آلود ہے۔

خاکروب نہیں آیا۔کچرا کوڑے دان سے باہر نکل رہا ہے۔

ڈرائیور بھی کہیں گھر کے کام میں الجھ گیا ہے۔صاحب دفتر جانے سے بیٹھے ہیں۔

پلمبر کو بار بار فون کر رہے ہیں۔باتھ روم کی ٹیونٹی کام نہیں کر رہی ہے۔

الیکٹریشن پتہ نہیں کہاں مر گیا ہے۔ڈرائنگ روم کا پنکھا نہیں چل رہا ہے۔

میں سوچ رہا ہوں۔گھر میں مالک بھی ہے۔ مالکن بھی۔ بیٹے بیٹیاں بھی۔ پھر بھی گھر معمول کے مطابق نہیں ہے۔ سب پریشان ہیں۔ کیونکہ محنت کش نہیں آئے ہیں۔مزدور نہیں آئے ہیں۔اس سے اندازہ ہو رہا ہے کہ ہر گھر کے لیے مزدور کتنے اہم ہیں۔کتنے ناگزیر ہیں۔

ایک گھر کے لیے ہی نہیں ایک محلّے کے لیے ایک شہر کے لیے ایک صوبے کے لیے ایک ملک کے لیے بھی مزدور سب سے اہم ہیں۔ ان کے بغیر کاروبارِ زندگی رواں نہیں رہ سکتا۔

جو ہم نہ ہوں تو زمانے کی سانس رک جائے
قتیلؔ وقت کے سینے میں ہم دھڑکتے ہیں

میں نے کسی مضمون میں پڑھا تھا کہ تصوّر کیجئے کسی شہر میں اگر سارے ڈرائیور۔کنڈیکٹر۔پلمبر۔بیرے۔خانساماں۔خاکروب۔ الیکٹریشن۔چپراسی۔مالی۔مستری۔گنے کا رس بیچنے والے۔تالوں کی چابیاں بنانے والے۔بڑھئی۔لوہار۔لفٹ مین۔سب اچانک

چھٹی پر چلے جائیں یا کسی بھی وجہ سے کام پر نہ آئیں تو اس شہر کی حالت اس روز کیا ہوگی۔

اسی لیے ہمارے دینِ متین اسلام میں محنت میں عظمت بتائی گئی ہے۔ مزدور کو اللہ تعالیٰ کا ساتھی بتایا گیا ہے۔

چاہے یہ قبائلی دور تھا یا آج کا جدید ترین مشینی دور۔ کبھی بھی ہاتھ سے کام کرنے والے انسانوں کے بغیر زندگی کی گاڑی رواں نہیں رہ سکی۔ پہلے تو سب کام ہی ہاتھ سے ہوتے تھے۔ ہاتھ سے ہی ہتھیار بنائے جاتے تھے۔ ہاتھ سے ہی بیل گاڑیاں بنتی تھیں۔ پھر پہیّہ بھی انسان نے اپنے ہاتھوں سے تیار کیا۔ پہیّے سے زندگی کافی آسان ہوئی۔ انسان کا وقت بھی بچا اور مشقت بھی کم ہوئی۔ لیکن پہیّے والی ساری چیزوں کو چلانے کے لیے بھی محنت کشوں کی ضرورت تھی۔ انسان اس کائنات کا محور و مرکز ہے۔ انسان اپنے لیے زندگی کو آسان بنانے کی خاطر بہت کچھ دریافت کرتا رہتا ہے۔ ایجاد کرتا رہتا ہے۔

کتنی صدیاں گزر رہی ہیں۔ مگر محنت کش کی عظمت اور اہمیت اپنی جگہ ہے۔ ترقی یافتہ ممالک ہوں یا پسماندہ۔ مزدوروں کے بغیر زندگی نہیں گزر سکتی ہے۔

آج ہم مزدوروں کا ذکر کیوں لے بیٹھے ہیں۔ مئی کا مہینہ شروع ہی یوم مزدور سے ہوتا ہے۔

1886 کی بات ہے۔ دُنیا کے سب سے ترقی یافتہ ملک امریکہ میں شکاگو میں یکم مئی کو مزدور کا جلوس 'ہے مارکیٹ' کی طرف بڑھ رہا تھا۔ یہ بالکل پُر امن جلوس تھا۔ لیکن کئی مزدور رہنماؤں کے مطابق خفیہ پولیس کے کارندوں نے ایک بم مسلّح پولیس کی جانب پھینکا۔ جس سے ایک پولیس والا مارا گیا۔ اسی کو بہانہ بنا کر مزدوروں پر اندھا دُھند فائرنگ کی گئی۔ مزدوروں کی بڑی تعداد اس فائرنگ کا نشانہ بنی۔ ان کی ان لازوال قربانیوں نے یکم مئی کو پوری دُنیا کے لیے یادگار بنا دیا۔ سیکنڈ انٹرنیشنل نے یکم مئی کو مزدوروں کے عالمی دن کے طور پر ہر سال منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ تب سے دنیا بھر کے مزدور۔ یکم مئی کو اپنا بین الاقوامی دن مناتے ہیں۔

یہ اقتباس میں نے پاکستان اسٹڈی سینٹر جامعہ کراچی کی تحقیقی کتاب 'پاکستان کی مزدور تحریکیں۔ نظری اور عملی مسائل' سے لیا ہے۔ جسے ڈاکٹر سیّد جعفر احمد نے مرتب کیا ہے۔ جس میں پاکستان میں مزدور کی صورتِ حال کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ پاکستان کی آبادی میں ہر 100 میں سے 60۔ پندرہ سے پچیس برس کی عمر کے ہیں۔ یعنی بالکل نوجوان۔ توانا۔ جن کے ہاتھ بھی کام کرتے ہیں۔ ذہن بھی۔ یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کی اکثریت میں نوجوان آبادی کم اور بزرگ افراد کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اس لیے وہاں کام کرنے والے بھی گھٹ رہے ہیں۔ پاکستان کو جہاں اللہ تعالیٰ نے اس نعمت سے نوازا ہے وہیں ہمارے پاس معدنی وسائل بھی بے شُمار ہیں۔ سونا۔ تانبا۔ تیل۔ گیس۔ قیمتی پتھر انہیں کام میں لانے کے لیے بھی محنت کشوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

کان کنی کے مزدور تو قدیم زمانے سے بڑے اہم شُمار کیے جاتے ہیں۔ نمک کی کان میں مزدور کام نہ کریں تو آپ کے کھانے بے ذائقہ ہوجائیں۔ کوئلے کی کانوں میں محنت کش کام نہ کریں تو گھر کے چولہے ٹھنڈے پڑ جائیں۔ تیل۔ گیس۔ تانبا۔ سونا۔ سب ہی مزدور نکالتے ہیں۔ تو بتائیے کہ آپ اور ہم زیادہ ضروری ہیں یا ملک اور معاشرے کے لیے یہ گرمی سے جھلسے چہروں والے۔ کوئلے سے کالے کپڑوں والے۔ یا مٹی میں لتھڑے قمیصوں والے۔ اگر یہ اتنے ضروری ہیں تو پھر یہ قابلِ عزت بھی ہیں قابلِ احترام بھی۔

ان کے بغیر کھیتوں سے فصل نہیں کٹ سکتی۔ گندم نہیں چھانٹی جاسکتی۔ آپ کے گھر تک آٹا نہیں پہنچ سکتا۔ سبزیاں نہیں مل سکتیں۔ ہر روز ہر گھڑی آپ کو اور ہمیں ان کی ضرورت پڑتی ہے۔ جس طرح مشینیں کسی ایک بھی پرزے کے بغیر بے کار ہوجاتی ہیں اور پھر پرزہ بھی ایسا کہ جو مرکزی ہو۔ یا کوئی گراری۔ جس کے بنا مشین گھوم ہی نہیں سکتی۔ یہ پرزہ کتنا قیمتی ہوجاتا ہے۔ اور کتنا ناگزیر۔ تو ایسے انسان جن کے بغیر آپ کا گھر نہیں چل سکتا۔ ملک نہیں چل سکتا۔ تو ان کا احترام ہی نہیں۔ ان کی محنت کی مزدوری بھی معقول ہونی چاہئے۔

ہم سب نے یہ حدیث سن رکھی ہے۔ اور پڑھی بھی ہے کہ ''مزدور کی اُجرت۔ پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کی جائے۔'' ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالیے۔ یا اپنے دل سے پوچھئے کہ کیا ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ کتنے ہی مزدور اپنا کام وقت پر مکمل کرکے دے دیتے ہیں۔ ہم ان کی ادائیگی نہ کرنے کے لیے بہانے ڈھونڈتے رہتے ہیں۔ صاحب گھر پر نہیں ہیں۔ بیگم صاحبہ سو رہی ہیں۔ کل آجانا۔ اس کا پسینہ خشک ہوچکا ہوتا ہے۔ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہوتا۔ اس کی زندگی کی گاڑی تو اسی مزدوری سے چلتی ہے۔

اقبال نے کہا تھا:

دست دولت آفریں کو مزد یوں ملتی رہی
اہل ثروت جیسے دیتے ہیں غریبوں کو زکوٰۃ

یہ ہاتھ جو دولت پیدا کرتے ہیں۔ یہ ہاتھ جو آپ کے بنگلے محلات تعمیر کرتے ہیں۔ خود سر چھپانے کے لیے کسی چھت کی تلاش میں رہتے ہیں۔

غالب نے کہا تھا:

دیوار بار منت مزدور سے ہے خم
اے خانماں خراب نہ احسان اٹھائیے

مزدور کی عظمت اور خراب حالی کا احساس اکثر شعراء نے کیا ہے۔

اقبال کا یہ شعر آپ کو بھی یاد ہوگا۔

تو قادر وعادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات
کب ڈوبے گا سرمایہ پرستی کا سفینہ
دنیا ہے تری منتظر روز مکافات

پاکستان میں مزدور تحریکیں۔ قیام پاکستان کے بعد سے چلتی آرہی ہیں۔ ان کے نتیجے میں ہی مزدور کے لیے بنیادی تنخواہ۔ اوور ٹائم کا تعین۔ دیگر مراعات کے اعلانات ہوئے ہیں۔ دوران کار مزدوروں کے لیے علاج معالجے کے اقدامات بھی طے کیے گئے۔ شکاگو کی طرح پاکستان میں بھی مزدوروں کے جلوسوں پر فائرنگ ہوئی۔ مزدور شہید بھی ہوئے۔ بہت سے ٹریڈ یونین رہنما ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی۔ اپنا آرام و راحت مزدوروں کے حقوق کے لیے وقف کردیے۔

اسماعیل میرٹھی۔ محنت کی عظمت یوں بیان کرتے ہیں۔

بیل سے پڑھ جفاکشی کا سبق
کچھ اگر تجھ میں ہوشیاری ہے
رات کاٹی جہاں سمائے سینگ
عیش و عشرت پر لات ماری ہے
صبر و محنت کی یہ کڑی منزل
اسکو ہلکی ہے تجھ کو بھاری ہے
دیکھ چوپایا سے نہ بازی ہار
تیری ہمت اگر کراری ہے
کچھ نہ کچھ کام کر۔ اگر تجھ کو
آدمیت کی پاسداری ہے

اسماعیل میرٹھی کام کرنے کو آدمیت کی پاسداری قرار دیتے ہیں۔

انسان کو اس دنیا میں اتارا اس لیے گیا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے اپنا نائب اسی لیے قرار دیا ہے کہ یہ وہ فرض انجام دے رہا ہے۔ وہ بوجھ اٹھا رہا ہے جسے آسمانوں اور پہاڑوں نے اٹھانے سے معذرت کرلی تھی۔

اختر شیرانی رومان کے شاعر تھے۔ محبت کرتے تھے۔ محبت کی روداد رقم کرتے تھے۔ وہ بھی محنت کش کی شان یوں بیان کرتے ہیں۔

رگ رگ میں جوش محنت و ذوق عمل لیے
کھیتوں سے آرہا ہے کسان اپنا ہل لیے

دنیائے ہست و بود پہ احسان اس کا ہے
گو محنت اور فکر سے فرصت نہیں اسے
قسمت سے پھر بھی کوئی شکایت نہیں اسے
گھر کی طرف رواں ہے کچھ اس رنگ ڈھنگ سے
جیسے سپاہی آتا ہو میدان جنگ سے

دیکھا آپ نے مزدور کتنا عظیم ہے۔ کسان آپ کے لیے کتنا ناگزیر ہے۔ کس طرح شکوہ شکایت کیے بغیر یہ اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔ کتنی مشقت کرتے ہیں۔ آپ کے اور ہمارے لیے۔ اور اب میں آپ کو قومی ترانے کے خالق ابوالاثر حفیظ جالندھری کی طرف لیے چلتا ہوں۔ میری تو ان سے ملاقاتیں رہی ہیں۔ ان کی شفقت رہی ہے مجھ پر۔ ان کی نظم یکم مئی سے کچھ اشعار

یہ زمیں ، یہ کھیت دریا، نہر، کہسار و دمن
سب تمہارے خون کی رنگت سے ہیں رشک عدن
کج کلاہی طرے پھرے یہ غذائیں یہ لباس
ہیں تمہاری محنتیں اس شان و شوکت کی اساس
تم...... مہیا کرتے ہو شہروں کو سب آسائشیں
قصر، ایواں، زینتیں، آرائشیں، زیبائشیں
کیوں فقیروں، بے نواؤں کی طرح رہتے ہو تم!
جو مویشی سہہ نہیں سکتے وہ کیوں سہتے ہو تم!
کونسا ہے کام جو خود کر نہیں سکتے ہو تم
ہر زماں اپنے ہی محتاجوں کا منہ تکتے ہو تم
کام اپنی چاکروں کو بخش کر تدبیر کا
کیوں کھلونا بن گئے پھوٹی ہوئی تقدیر کا
صنعتِ حق کا نمونہ ہے وطن کی یہ زمیں
کونسی نعمت ہے جو اس پاک مٹی میں نہیں
بحر و بر فیاضیٔ تقدیر کے آئینے میں
وادیاں، کہسار میداں حسن کے گنجینے میں
یہ خزانے منتظر ہیں دانش و اطوار کے
حسن کو ارمان ہیں اب گرمی بازار کے!
یہ تجارت، نفع، 'درآمد برآمد' کا یہ شور
دستکاری اور کلداری کی صنعت کا یہ زور
اور یہ سب عملے فیلے اہلکاری افسری
یہ امارت اور غارت عیش و عشرت سروری
ہیں یہ رنگا رنگیاں سب ایک نقطے میں نہاں
کشت دہقاں کے لیے گردش میں ہیں سات آسماں
پوچھنا یہ ہے کہ تم ہو علم و فن سے دور کیوں؟
جاہلیت ہی میں ہے سلطانی جمہور کیوں؟

ناصر کاظمی کی غزل کے آپ بھی مداح ہیں۔

دل دھڑکنے کا سبب یاد آیا
وہ تیری یاد تھی اب یاد آیا

مزدوروں سے محبت ان کو بھی تھی۔ ان کی نظم 'اے ارض وطن' سے کچھ اشعار۔ جو وطن کے لیے مزدوروں کی محبت اور عظمت کے شاہد ہیں۔

تو محنت ہے مزدوروں کی
آبادی میں، ویرانی میں
تو طاقت ہے مزدوروں کی
تو جنت ماہی گیروں کی
تو سندر بن مرے گیتوں کا
تو ٹھنڈی رات جزیروں کی
تو چاند اندھیری راتوں کا
امید کے تنہا جنگل میں
تو جگنو ہے برساتوں کا

سرر بارہ بنکوی بھی عظیم شاعر تھے۔ ہمارے ہمسایے بھی تھے۔ ان کی یہ نظم تو ہر مزدور کے لب پر ہوتی ہے۔

آج مئی کا پہلا دن ہے آج کا دن مزدور کا دن ہے
جبر و ستم کے مدِ مقابل حوصلۂ جمہور کا دن ہے
آج کا دن ہے علم و ہنر کا، فکر و عمل کا فتح و ظفر کا
آج شکستِ ظلمتِ شب ہے، آج فروغِ نور کا دن ہے
صدیوں کے مظلوم انساں نے، آج کے دن خود کو پہچانا
آج کا دن ہے یومِ اَنا الحق، آج کا دن منصور کا دن ہے

احمد فراز۔ کشور ناہید۔ فہمیدہ ریاض۔ واحد بشیر۔ مسلم شمیم سب نے ہی اپنے اپنے انداز میں محنت کش کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

محنت میں ہی عظمت ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی یہی فرماتے ہیں۔ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لیے کوشش کی جائے۔ لیس للانسان الا ماسعی۔ کوشش ہی زندگی ہے۔ کوشش مسلسل اور پیہم ہی ایک کامیاب و کامران زندگی کی ضمانت ہے۔ سب سے زیادہ کوشش کون کرتا ہے۔ کس طرح اپنی جانیں خطرے میں ڈالتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا۔ کئی کئی منزلہ عمارتوں کے شیشے صاف کرتے انسان۔ آج کل پینا فلیکس کا دور ہے۔ فلک بوس عمارتوں کی دیواروں پر کئی کئی گز طویل و عریض پبلسٹی کے پینا فلیکس کتنی مشکل سے چسپاں کیے جاتے ہیں۔ آپ تو ان پر ایک سرسری سی نظر ڈال کر گزر جاتے ہیں۔ موبائل فونوں کے ٹاور۔ مسجدوں کے مینار آخر کون بناتا ہے۔ یہ خود بخود تو کھڑے نہیں ہو جاتے۔

زندگی مزدور کے دم سے ہے۔ محنت کش کے دست و بازو سے ہے۔ آپ تک یہ میگزین پہنچتا ہے اس میں بھی کتنے مراحل پر محنت ہوتی ہے۔ میں قلم کا مزدور ہوں۔ آپ کے لیے قلم چلاتا ہوں۔ انگلیاں شل ہو جاتی ہیں۔ پریس میں سیاہی والا۔ اور مشین مین۔ یہ سب محنت کرتے ہیں تاکہ یہ مضمون آپ کی نظروں کے سامنے ہو۔ اسی طرح آپ بڑے آرام سے اپنے ٹیلی وژن لاؤنجوں میں خبریں سنتے ہیں۔ ٹاک شوز دیکھتے ہیں۔ ان کے پیچھے بھی کتنے محنت کش ہیں انہیں آج کی زبان میں ٹیکنیشین کہا جاتا ہے۔ ان ٹیکنیشینوں کے بغیر بڑے بڑے انجینئروں۔ ڈاکٹر۔ اینکر پرسن سب بے کار ہیں۔

آخر میں پھر قتیل شفائی کا شعر:

جو ہم نہ ہوں تو زمانے کی سانس رک جائے
قتیل وقت کے سینے میں ہم دھڑکتے ہیں